روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 9 دسمبر 2010ء 2 محرم 1432 ہجری 9 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 250

حفظ قرآن کا نسخہ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے۔ جب تک اس کا مالک اس کی رسی تھامے رکھے گا وہ اس کے پاس رہے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب ثواب القرآن حدیث نمبر 3773)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سب سے زیادہ پیاری دعا جو عین محل اور موقع سوال کا ہمیں سکھاتی ہے اور فطرت کے روحانی جوش کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتی ہے وہ دعا ہے جو خدائے کریم نے اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں یعنی سورہ فاتحہ میں ہمیں سکھائی ہے اور وہ یہ ہے۔..........تمام پاک تعریفیں جو ہو سکتی ہیں۔ اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔(۔) وہی خدا جو ہمارے اعمال سے پہلے ہمارے لئے رحمت کا سامان میسر کرنے والا ہے اور ہمارے اعمال کے بعد رحمت کے ساتھ جزا دینے والا ہے۔(۔) وہ خدا جو جزاء کے دن کا وہی ایک مالک ہے۔ کسی اور کو وہ دن نہیں سونپا گیا۔(۔) اے وہ جو ان تعریفوں کا جامع ہے ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں۔ اور ہم ہر ایک کام میں توفیق تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس جگہ ہم کے لفظ سے پرستش کا اقرار کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے تمام قویٰ تیری پرستش میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے آستانہ پر جھکے ہوئے ہیں کیونکہ انسان باعتبار اپنے اندرونی قویٰ کے ایک جماعت اور ایک امت ہے اور اس طرح پر تمام قویٰ کا خدا کو سجدہ کرنا یہی وہ حالت ہے جس کو اسلام کہتے ہیں۔(۔) ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اور اس پر ثابت قدم کر کے ان لوگوں کی راہ دکھلا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے اور تیرے مورد فضل و کرم ہو گئے ہیں(۔) اور ہمیں ان لوگوں کی راہوں سے بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تجھ تک نہیں پہنچ سکے اور رہ کو بھول گئے۔ آمین۔ اے خدا ایسا ہی کر۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10 ص 381)

ایک احمدی کا نمایاں اعزاز

مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب سیکرٹری تالیف و تصنیف اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے مکرم طارق احمد صاحب بی ٹی ابن برادرم مکرم چوہدری منصور احمد صاحب بی ٹی مرحوم آف لندن U.K کو ان کی ملکی، سیاسی، سماجی، رفاہی اور دیگر خدمات کے اعتراف میں House of Lords کا تاحیات ممبر منتخب کیا گیا ہے۔ ان کی عمر 42 سال ہے۔ ان کا تقرر 19 نومبر 2010ء کو ملکہ برطانیہ کی منظوری کے بعد عمل میں آیا ہے۔ موصوف پہلے احمدی ہیں جو اس عالی منصب تک پہنچے ہیں۔ آپ کی جماعتی خدمات کا دائرہ بھی وسیع ہے یہ امر جماعت احمدیہ U.K کیلئے بالخصوص اور تمام جماعت کیلئے بہت خوشی کا باعث ہے۔ MTA پر Faith Matters ان کا اہم پروگرام ہے۔ آپ حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ منفرد اعزاز بہت مبارک اور بابرکت فرمائے مزید خدمات اور اپنے مفوضہ فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

تعطیلات طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ

طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ مورخہ 20 تا 30 دسمبر 2010ء بوجوہ بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خصوصاً واقفین نو کے لئے

سیرۃ النبی ﷺ از شمائل الترمذی

قسط نمبر 13

ام زرع کا قصہ

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) گیارہ عورتیں بیٹھیں۔ انہوں نے باہم عہد و پیمان کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات میں سے کچھ نہ چھپائیں گی۔

پہلی نے کہا میرا خاوند تو لاغر اونٹ کا گوشت ہے جو دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر ہو نہ وہ (پہاڑ) ہموار ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے جسے لایا جائے۔

دوسری نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلاؤں گی۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اس کا ذکر کروں تو (اُس کے عیوب کے) ذکر سے باز نہ رہ سکوں گی ذکر کروں تو اس کے ظاہری و باطنی سب عیوب بیان کردوں گی۔

تیسری نے کہا میرا خاوند غیر معمولی طور پر لمبا ہے اگر میں (اس کے خلاف) بولوں تو مجھے طلاق ہو جائے اور اگر چپ رہوں تو یوں ہی لٹکتی رہوں۔

چوتھی نے کہا میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا نہ اس سے کوئی خوف ہے نہ اکتاہٹ۔

پانچویں نے کہا میرا خاوند گھر داخل ہو تو چیتا ہے باہر نکلے تو شیر ہے اور جو دیکھتا ہے اس کے بارہ میں پوچھ گچھ نہیں کرتا۔

چھٹی نے کہا میرا خاوند کھانے لگے تو سب کچھ سمیٹ جائے اور اگر پینے لگے تو سب کچھ چڑھا جائے اور اگر سوئے تو الگ کپڑے میں لپٹ جاتا ہے ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا تا وہ میرے ہم و غم کو جانے۔

ساتویں نے کہا میرا خاوند نامرد یا (کہا) بھٹکا ہوا ہے، احمق ہے۔ ہر قسم کی مرض کا مارا ہوا ہے اور (اخلاق ایسے ہیں کہ کبھی) تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ پاؤں توڑے یا دونوں کام کرے۔

آٹھویں نے کہا: میرا خاوند چھوؤ تو خرگوش کی طرح (نرم) اور (اس کی) خوشبو زعفران کی خوشبو۔

نویں نے کہا میرا خاوند بلند عمارت والا ہے اور بہت مہمان نواز ہے اور قد آور بہادر ہے مجلس مشورہ کے قریب ہی اس کا گھر ہے۔

دسویں نے کہا میرا خاوند مالک ہے اور کیسا مالک ہے! مالک اس سے کہیں بہتر ہے (جو تم نے بیان کیا)۔ اس کے اونٹ (مہمانوں کیلئے) بیٹھنے کی جگہ پر تو بکثرت ہوتے ہیں چرنے کی جگہ میں کم ملتے ہیں۔ جب وہ باجے کی آواز سنتے ہیں (جو مہمانوں کی آمد کا اعلان ہے) تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب وہ ذبح ہونے والے ہیں۔

گیارہویں نے کہا میرا خاوند ابو زرع ہے اور کیا ہی خوب ابو زرع ہے۔ اُس نے زیورات سے میرے کان جھکا دیئے اور گوشت سے میرے بازو موٹے کر دیئے اس نے مجھے خوش رکھا تو میں خوش ہو کر اپنے آپ پر فخر کرنے لگی۔ اُس نے مجھے چند بکریوں والوں کے پاس پایا جو سخت زندگی گزار رہے تھے اور مجھے گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں اور اناج گاہنے والوں اور اسے صاف کرنے والوں میں لے آیا میں اس کے سامنے بولتی ہوں تو مجھے برا نہیں کہا جاتا۔ میں سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیر ہو جاتی ہوں۔ ابو زرع کی ماں! کیا ہی خوب ابو زرع کی ماں ہے۔ اس کے غلہ کے تھیلے بڑے بڑے اور بھاری ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابو زرع کا بیٹا! ابو زرع کا کیا ہی اچھا بیٹا ہے اس کا بستر ایسا ہے جیسے کھجور کی باریک ہری ڈالی اور بکری کے بچے کی ایک دستی بھی اسے سیر کر دیتی ہے۔ ابو زرع کی بیٹی! اور ابو زرع کی بیٹی کیا ہی خوب ہے۔ اپنے ماں باپ کی فرمانبردار۔ ایسی موٹی تازی کہ اپنی چادر کو بھر دے جو ہمسائی کے لئے باعث رشک ہے۔ ابو زرع کی لونڈی! ابو زرع کی لونڈی بھی کیا خوب ہے۔ نہ ہماری باتوں کی تشہیر کرتی نہ ہمارا کھانا چراتی ہے اور ہمارے گھر خیانت اور چغل خوروں سے نہیں بھرتی۔ اُس نے کہا: ایک دن ابو زرع (گھر سے) نکلا جب کہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے۔ وہ ایک عورت سے ملا جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے۔ وہ اس کے پہلو کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ پس ابو زرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس کے بعد میں نے بھی ایک شریف آدمی سے نکاح کر لیا جو بہترین گھڑ سوار اور نیزہ باز تھا۔ اُس نے مجھے بہت سی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے مویشیوں میں سے جوڑا جوڑا مجھے عطا کیا۔ اور کہا اے ام زرع! خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔ اگر میں اس کی ہر چیز جمع کر لوں جو اُس نے مجھے دی ہے تو بھی ابو زرع کا سب سے چھوٹا برتن بھی اس سے نہ بھرے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تیرے لئے ایسا ہی ہوں جیسا ام زرع کے لئے ابو زرع تھا"۔

رسول اللہ ﷺ کی نیند کا بیان

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور کہتے اے میرے رب! مجھے اُس دن اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اے میرے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہ ہر رات رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے اور ان میں پھونک مارتے اور قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ (آخری تین سورتیں) پڑھتے۔ پھر جس قدر ممکن ہوتا اپنے جسم پر دونوں ہاتھ پھیرتے اور اپنے سر سے شروع کرتے اور بدن کے اگلے حصہ پر پھیرتے آپؐ تین بار ایسا کرتے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوئے یہاں تک کہ آپؐ کی سانس کی آواز آنے لگی اور جب آپؐ سوتے تھے تو آپؐ کی سانس کی آواز آیا کرتی تھی۔ پھر بلالؓ آپؐ کے پاس آئے اور نماز کی اطلاع دی۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی مگر (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ اس پوری حدیث میں لمبا واقعہ بیان ہوا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو کہتے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا ہمیں پلایا اور ہمارے لئے کافی ہوا ہمیں پناہ دی۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی پناہ دینے والا ہے۔

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ رات کے وقت آرام فرماتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح کے قریب آرام فرماتے تو بازو کھڑا کر لیتے اور اپنے ہاتھ پر سر رکھ کر آرام فرما لیتے۔

اک خدا

ثُریا ہے جسکے لئے سرنگوں
مسیحا کا اس کو مِنارہ کہوں

صدا یہ ستاروں سے ٹکرا گئی
وہ پرچم بنی اور لہرا گئی

زمیں کے کنارے سمٹنے لگے
وہ قدموں سے تیرے لپٹنے لگے

تُمہیں دیکھتے ہیں یہ سات آسماں
تُو جلوہ نُما ہے یہاں اور وہاں

بشارت بھری ہیں یہ آنکھیں تری
ہمارے لئے چین کی ہیں گھڑی

ہمارا لہو ہار سکتا نہیں
کوئی غم ہمیں مار سکتا نہیں

ہے کافی ہمارے لِئے اِک خُدا
خُدا ہی ہمارا ہے مُشکل کُشا

ناصر احمد سید

درخواست دعا

مکرم منصور احمد تاثیر صاحب سیکرٹری امور عامہ دار الرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سمدھی مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب ناصر آباد شرقی حال مقیم آسٹریلیا چند ماہ سے کھانسی کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ پھیپھڑوں کے ٹیسٹ وغیرہ کیلئے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی زندگیوں میں نور تقویٰ کی چمکار

بلاشبہ تمام صحابہؓ سورج کی مانند ہیں کہ اپنی روشنی سے مخلوق کا چہرہ منور کر دیا

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپؐ کے نمونہ اور اسوہ کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگین کر لیا تھا اور دن رات اس ٹوہ اور تلاش میں رہتے تھے کہ نیکی کا کوئی موقع ملے تو اسے سرانجام دیں۔ گویا صحابہ رسولؐ تقویٰ کی باریک راہوں کے مسافر بن چکے تھے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود اصحاب رسولؐ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اِنَّ الصَّحَابَۃَ کُلَّھُمْ کَذُکَاءِ
قَدْ نَوَّرُوْا وَجْہَ الْوَرٰی بِضِیَاءِ

کہ بلاشبہ تمام صحابہؓ سورج کی مانند ہیں، انہوں نے اپنی روشنی سے مخلوق کا چہرہ منور کر دیا۔ چنانچہ تقویٰ سے متعلق صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں سے چند عملی نمونے پیش ہیں:

دو رکعت نفل نماز

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی بیوہ نے گواہی دی کہ آپ کبھی گھر سے باہر نہیں جاتے تھے جب تک کہ دو رکعت نفل نماز نہ ادا کر لیں۔ اسی طرح جب بھی گھر میں داخل ہوتے تھے تو آپ کا پہلا کام یہ ہوتا تھا کہ وضو کر کے دو رکعت نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جز 4 ص 66۔ از: ابن حجر عسقلانی، دار احیاء التراث العربی بیروت)

کم ہنسو زیادہ روؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے صحابہ مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئی۔ خیر اور شر کے لحاظ سے آج کے دن جیسا میں نے کوئی دن نہیں دیکھا۔ اگر تم ان باتوں کو معلوم کر لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ رونے لگو۔ پس اس دن سے زیادہ شدید کوئی دن صحابہ پر نہیں گزرا تھا۔ انہوں نے اپنے سروں اور چہروں کو کپڑوں سے ڈھانپ لیا اور سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے اور آپؐ نے ہی فرمایا ہے کہ متقی کی آنکھ کے آنسو سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

(ریاض الصالحین، باب الخوف مرتبہ: ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی الدمشقی ص 253)

زیادتی سے ڈرتا ہوں

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مرگ الموت میں تھے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں روتے ہوئے پا کر عرض کیا کہ آپ صحابیٔ رسول ہیں، پھر روتے کیوں ہیں؟ کہنے لگے کہ میں دنیا کے شوق یا آخرت کے خوف کی وجہ سے نہیں روتا۔ خوف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد بیعت باندھا تھا، ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی زیادتی نہ کر لی ہو جس کا خدا کو حساب دینا پڑ جائے۔ یہی خدا تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ آپ کو آخری گھڑیوں میں رُلائے جا رہا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 440۔ از: المکتبہ الاسلامی، دار الفکر بیروت)

شراب کے مٹکے توڑ دیئے

آغاز اسلام میں شراب ابھی حرام نہیں تھی۔ بعض صحابہ بھی شراب پیا کرتے تھے۔ ایک دن ایک صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر شراب کے دور چل رہے تھے، دوست احباب جمع تھے کہ باہر کسی کے اعلان کرنے کی آواز سنائی دی کہ اسلام میں شراب کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس صحابی نے فوراً شراب کے بھرے ہوئے مٹکے توڑنے چاہے تو اس کے ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ پہلے تحقیق تو کر لو کہ یہ اعلان صحیح بھی ہے یا نہیں۔ پھر اپنے شراب کے مٹکے توڑ لینا۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ کی اندرونی کیفیت کا اندازہ کیجئے جب اس نے کہا کہ مجھے مٹکے توڑنے دو اگر اعلان صحیح نہ ہوا تو میں دوبارہ مٹکے خرید لوں گا۔ لیکن اگر اعلان صحیح ہوا اور میں نے اس پر فوری عمل نہ کیا تو قیامت کے دن اپنے خدا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ چنانچہ شراب کے سارے قیمتی مٹکے توڑ دیئے اور شراب گرا دی۔ مدینہ کے ہر گھر میں اس دن یہی کیفیت تھی، ہر گھر سے شراب بہہ کر گلیوں میں آرہی تھی۔ حکم پر فوری عمل کے نتیجہ میں شہر کی گلیاں شراب کی ندیاں بن گئی تھیں۔ خدا کے حکم پر عمل کرنے کے اسی جذبہ اور روح کا نام تقویٰ ہے جس کی یہ عمدہ مثال تھی۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ)

سونے کی انگوٹھی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی کہ یہ آگ کا انگارہ ہے۔ جب آپ وہاں سے تشریف لے گئے تو کسی نے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالو اور بیچ کر اپنی کوئی اور ضرورت پوری کر لو۔ اس صحابی نے کہا خدا کی قسم! میں وہ چیز جس کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہو کبھی بھی نہیں لے سکتا۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم خاتم الذھب علی الرجال)

خالی مچاکے مارتے رہے

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہمان کو ایک انصاری صحابی کے ساتھ رات کی مہمان نوازی کے لئے بھیج دیا۔ گھر پہنچ کر معلوم ہوا کہ گھر میں بہت تھوڑا کھانا ہے جو صرف بچوں کو کفایت کر سکتا ہے۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے بیوی کے ساتھ پروگرام بنایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر داری کے لئے بچوں کو بھوکے سلا دو اور کھانا کھانے کے وقت چراغ بجھا دینا۔ چنانچہ اس نیک عورت نے اپنے بچوں کو تھپ تھپا اور بہلا کر بھوکے ہی سلا دیا اور چراغ درست کرنے کے بہانے اسے بجھا دیا۔ پھر کھانا لا کر دسترخوان پر رکھا۔ دونوں میاں بیوی بھی مہمان کے ساتھ ہی بیٹھ گئے جبکہ کھانا صرف ایک فرد کے لئے کافی ہو سکتا تھا۔ چنانچہ مہمان تو کھانا کھاتا رہا اور یہ دونوں میاں بیوی اندھیرے میں صرف مچاکے مارتے اور کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے رہے۔ تا کہ مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھالے اور اسے احساس بھی نہ ہو کہ کھانا تھوڑا ہے اور ہم ساتھ نہیں کھا رہے۔ گویا بچوں کے ساتھ ساتھ وہ میاں بیوی بھی رات کو بھوکے رہے۔ صبح جب وہ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہؐ سے ملے تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ بھی ہنستا رہا۔ کیونکہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع فرما دیا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب یؤثرون

علیٰ انفسھم)

غلط روایت کرنے سے ڈرتا ہوں

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے بہت کم روایات ہیں۔ ایک دفعہ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ آپ احادیث کو کثرت سے کیوں روایت نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: جب سے اسلام لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ سے ڈرتا ہوں کہ جس نے میری طرف غلط بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔ اسی تقویٰ اللہ کے پیش نظر آپ نے بہت ہی کم روایات بیان کی ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل زبیر)

غلام آزاد کر دیا

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کو مار رہے ہیں۔ آپؐ نے وہیں سے آواز دی: ابو مسعود خبردار! حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ فوراً عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا اگر تم آزاد نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ چھوتی۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص 234 از: مولانا غلام باری سیف ایڈیشن دوم جنوری 2005ء)

غلام سے اچھا سلوک کرنا

حضرت ابوالہیثم انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام کی درخواست کی۔ آپ نے انہیں غلام دیتے ہوئے نصیحت کی کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ آپ غلام کو لے کر گھر آئے، بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غلام دیتے ہوئے نصیحت کی ہے کہ اس سے حُسن سلوک کرنا۔ چونکہ تم نے اس سے کام لینا ہے اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کا خیال رکھنا۔ ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بیوی بھی تقویٰ شعار خاتون تھیں کہنے لگیں کہ غلام کا حق تو تبھی ادا ہو گا کہ اس غلام کو آزاد کر دیا جائے۔ ابوالہیثمؓ نے اسی وقت اعلان کیا کہ اللہ کے نام پر اور اسی کے تقویٰ سے، خدا کے رسول کی خاطر میں اس غلام کو آزاد کرتا ہوں۔

(جامع ترمذی ابواب الزہد باب معیشۃ النبی)

دونوں غلام آزاد کر دیئے

ایک صحابی کے پاس دو غلام تھے جن سے ان کو بہت شکوہ تھا۔ وہ انہیں بُرا بھلا کہتے رہتے اور

زدوکوب بھی کرتے لیکن وہ غلام بھی کچھ ایسے غیر تربیت یافتہ تھے کہ باز نہ آتے۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کا علاج دریافت کیا۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری سزا ان کے قصور کے برابر ہوئی تو فبہا اور اگر ان کے قصور سے زائد ہوگی تو تمہیں اللہ اس کے مطابق سزا دے گا۔ یہ سن کر وہ صحابی رضی اللہ عنہ زار زار رونے لگے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ گواہ رہیں کہ میں نے ان کو آزاد کردیا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم ص280۔ از: المکتبہ الاسلامی دارالفکر بیروت)

سارے غلام آزاد کردیئے

حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ یمن کے حاکم تھے۔ خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں آپ کئی غلاموں کے ساتھ حج پر تشریف لائے جو انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ میں دیئے ہوئے تھے۔ آپ نے دربارِ خلافت میں حاضر ہوکر اپنے غلاموں سے دستبردار ہونا چاہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اب آپ کا ہی مال ہے، آپ کو میری طرف سے بھی اجازت ہے۔ حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ کا کمال تقویٰ اور خشیت یہ تھی کہ آپ نے غلاموں کے ساتھ جاکر نماز ادا کی۔ پھر ان سے پوچھا کہ بتاؤ تم کس کی نماز پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی نماز پڑھتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اسی اللہ کی خاطر میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔

(الطبقات الکُبریٰ جلد 3ص 585 از: محمدابنِ سعد، دار احیاء التراث العربی بیروت)

آقا اور غلام کا ایک جیسا لباس

حضرت عبادہ بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ سے ملے ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا ابو یسر رضی اللہ عنہ نے تہبند اور رنگ کی اور قمیض اور رنگ کی پہن رکھی تھی اور غلام نے بھی ویسا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا کہ اے چچا! اگر آپ اپنے غلام سے تہبند والا کپڑا لے لیتے اور قمیض والا کپڑا اسے دے دیتے یا اس کا الٹ کر لیتے تو دونوں کا ایک ہی رنگ کا سوٹ بن جاتا۔ اس پر ابو یسر رضی اللہ عنہ نے میرے والد کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تجھے برکت دے اور سمجھ دے۔ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس دل میں یہ بات تازہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم اپنے غلاموں کو بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر میں اس سے دنیوی مال و متاع میں برابر کا سلوک کروں تو یہ میرے لئے اس بات سے زیادہ آسان ہے کہ یہ اگلے جہان میں میری نیکیاں لے جائے۔ یعنی اگر میں اس سے حسنِ سلوک نہ کروں تو اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اسے میری نیکیاں عطا کردے گا اور میں خالی رہ جاؤں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر الطّویل)

ایسا ہی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ بھی جیسا لباس خود پہنتے تھے ویسا ہی اپنے غلاموں کو پہننے کے لئے دیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب العتق و فضلہ باب قول النبی اخوانکم فی الدین)

پسندیدہ مال کا خرچ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحا نامی تھا۔ جو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے بالکل سامنے اور آبادی کے قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ ....(آلِ عمران:93) کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے کامل نیکی کو نہیں پا سکتے۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد بیرحا کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ میری اس نیکی کو قبول فرمائے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں اسے شامل فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واہ واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے اور بڑا نفع مند سودا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر)

یہ قربانی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے تقویٰ کی منہ بولتی مثال ہے جو آپ کے دل سے پھوٹی۔

رسول اللہ کی محبت

تقویٰ ایمان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا جبکہ ایمان، بیٹے، باپ بلکہ تمام انسانوں کی محبت سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کئے بغیر صحیح نہیں ہوسکتا۔ محبت و ایمان اور تقویٰ اللہ کی بہت اعلیٰ مثال جنگِ احد کے بعد ایک انصاری صحابیہ نے پیش فرمائی۔ جب یہ افواہ پھیل چکی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں شہید ہو چکے ہیں تو واپس آنے والے صحابہ سے اس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے تو اسے بتایا گیا کہ جنگ میں تمہارے خاوند شہید ہوگئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھ رہی ہوں۔ پھر اسے بتایا گیا کہ تمہارا بھائی اور باپ بھی شہید ہوگئے ہیں۔ مگر وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہی فکرمند تھی۔ خاوند، بھائی اور والد کی شہادت کے باوجود جب اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کی خبر ملی تو اس نے بے اختیار کہا کہ جب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے ہیں تو اس خوشی کی وجہ سے باقی سارے صدمے معمولی ہیں۔ میں خوش اور خدا کی رضا پر دل کی گہرائیوں سے راضی ہوں۔

(سیرت ابنِ ہشام جلد3 ص31۔ دارالتوفیقہ للطباعہ، بالازہر)

محبت رسولؐ

صحابی رسولؐ حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ ایک اسلامی مہم کے دوران قید ہو گئے۔ مشرک سردار صفوان بن امیہ نے انہیں خریدا تا مقتولین بدر کے انتقام میں انہیں قتل کرے۔ مقتل میں لے جاکر اس سے پوچھا: اے زید! میں تجھے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ محمدؐ اس وقت تمہاری جگہ مقتل میں ہو اور تم آرام سے اپنے گھر میں بیٹھے ہو۔ اس پر زید رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میرے قتل سے بچ جانے کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔ ابوسفیان نے یہ سنا تو کہنے لگا خدا کی قسم! میں نے دنیا میں کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محبت محمدؐ کے ساتھی اس سے کرتے ہیں۔

(السیرۃ الحلبیة جلد دوم ص245۔ از: علامه علی بن برھان الدین الحلبی دارالمعرفة بیروت)

خراج کی رقم واپس کردی

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلم فوج کے سپہ سالار تھے۔ آپ نے حمص وغیرہ کے کئی علاقے فتح کئے۔ یہودیوں اور عیسائیوں سے جزیہ اور خراج وصول کر کے انہیں مثالی عدل وانصاف مہیا کیا جس سے وہ بے حد خوش تھے اور اسلامی سلطنت کی خوبیوں کے گیت گاتے تھے۔ لیکن بوجوہ مسلم کمانڈر کو مفتوحہ علاقے خالی کر کے دمشق واپس جانا پڑا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تقویٰ ہی تو تھا کہ واپس جانے سے قبل آپ نے وصول شدہ جزیہ اور خراج کی ایک ایک پائی کا حساب کر کے لاکھوں کی رقم غیر مسلموں کو واپس کردی کہ اب ہم آپ کی حفاظت اور خدمت نہیں کرسکیں گے اس لئے اس ٹیکس پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔ مسلمانوں کی وہاں سے رخصتی کے وقت مقامی غیر مسلم روتے ہوئے یہ دعائیں دے رہے تھے کہ خدا تم کو پھر واپس لائے کہ آپ جیسا انصاف ہمیں اپنے بھی نہ دے سکے۔

(فتوح البلدان اردو ص143-144۔ از: ابوالحسن احمد بن یحییٰ بن جابر البغدادی بالبلاذری، نفیس اکیڈمی کراچی)

حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کا تقویٰ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس نیک خیال سے کہ امت میں خون خرابہ نہ ہو، تقویٰ اللہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی جبکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے باطل کے سامنے جُھکنے کو تقویٰ اللہ کے خلاف جانا اور یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔ دونوں کی نیتیں ٹھیک تھیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقویٰ پیش نظر تھا۔ اس باریک مضمون کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے۔ پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہوں۔ اس لئے معاویہ سے گزارہ لے لیا۔۔۔۔ ہم تو دونوں کے ثناخواں ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جُدا جُدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مدنظر رکھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے۔ دونوں کی نیت نیک تھی: اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم ص580)

چائے گرانے والے غلام کو آزاد کردیا

نواسہ رسولؐ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے تقویٰ کے ایک نہایت ہی دلچسپ عملی نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

’’امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر

باقی صفحہ 5 پر

مکرم طاہر محمود احمد صاحب
سابق مربی افریقہ وایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن ووقف عارضی)

محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر کا ذکر خیر

دنیا میں ہزاروں انسان آتے اور چلے جاتے ہیں۔لیکن بعض اپنی یادوں کے اَنمٹ نقوش پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ مولانا بشیر احمد صاحب قمر بھی انہیں لوگوں میں شامل ہیں۔ آپ اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے حسین یادیں دلوں کی پاتال پر مُرتسم کر کے اس ناپائیدار دنیا سے رخصت ہوئے۔

آپ ہمارے محلّہ دارالنصر غربی ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔آپ کی زندگی کے شب وروز کی جھلک آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔آپ کا بیت الذکر میں آنا جانا، دوسروں سے نرم نرم گفتگو کرنا، آپ کا شستہ مذاق کرنا، دوسروں کو وقتاً فوقتاً کھانے پینے کی دعوت پر بلانا، برائی سے بچنے کیلئے احسن پیرایہ میں نصیحت کرنا، نیکی کی طرف عمدہ طریق سے بلانا، امامت کرتے ہوئے نماز میں پُر درد اور دلوں پر اثر کرنے والی تلاوت کرنا، خلافت سے نہایت درجہ عقیدت ومحبت، مہمان نوازی، صبح کی سیر، اپنی اولاد سے محبت وشفقت، یہ سب پہلو ایک حسین خوشبودار گلدستہ کی طرح دلوں کو مہکا رہے ہیں۔آپ کی زندگی کے چند حسین پہلوؤں کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔

عشقِ قرآن

سب سے پہلے اُس پہلو کو بیان کرتا ہوں جو میں نے آپ کی شخصیت میں نمایاں دیکھا۔ آپ کو قرآن کریم سے انتہاء درجہ کا عشق تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود کے اس شعر کے مظہر تھے۔

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

قرآن کریم کی محبت آپ کے کردار اور گفتار سے مترشح ہوتی تھی۔ آپ محلے میں نمازِ عصر وفجر کے بعد بیت الذکر میں اطفال، خدام اور انصار کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کے پڑھانے کا انداز بہت مؤثر اور دلکش تھا۔ ترجمہ کے ساتھ مختصر تفسیر، تاریخی واقعات سے مزیّن کرتے۔لب ولہجہ دھیما ہوتا اور تاثیر دل کی گہرائیوں میں اُتر جاتی۔ کبھی کبھی آنکھیں بند کر کے یادداشت کو بیدار کر کے مضامین اور واقعات کو کھینچ کر لے آتے اور مضامین کے تسلسل میں ہی آنکھیں کھول کر بیان کرتے رہتے۔سامعین کو بہت دُور دُور کی سیریں کراتے، جس کے نتیجہ میں سرورِ دل کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی محبت میں ترقی ہوتی رہتی۔

آپ کو ہمیشہ تڑپ رہتی کہ کسی طرح لوگ مجھ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھالیں۔اس لئے وہ ہمیشہ خاکسار اور دوسروں کو کہتے رہتے کہ زیادہ سے زیادہ کلاس میں لوگ شامل کریں۔آپ ایک شمع فروزاں تھے جو ہر وقت روشنی بکھیر رہی تھی۔ پروانے اپنی اپنی بساط کے مطابق روشنی حاصل کرتے رہے اور قرآنی نور کو اپنے اندر جذب کر کے اپنے سینوں کو منور کیا۔اب جگنو بن کر دنیا میں اُجالا کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

نمازوں میں آپ کی تلاوتِ قرآن کریم اتنی مسحور کن ہوتی کہ مقتدی پر سرور ومستی چھانے لگتی اور وہ آہستہ آہستہ اِس عالم سے منقطع ہوتے ہوتے دوسرے عالم میں داخل ہوتا جاتا۔اگر تلاوت، صفاتِ باری تعالیٰ اور جنت کی آیات پر مشتمل ہوتی تو پھر رفتار اور تیز ہو جاتی اور چند لمحوں میں دنیاوی دبیز پردوں کو چیرتا ہوا ایک دلکش بے خودی کے عالم میں پہنچ جاتا۔قرآن کریم کی تاثیرات مخفی طور پر دیارِ جسم وجاں پر کام کرتی رہتیں اور سارے شہر پر محبانہ قبضہ کر لیتیں۔ ایسے ماحول میں مقتدیوں کی قرآن کریم سے محبت کو چار چاند لگ جاتے اور تصور میں یہ شعر جھلملانے لگتا۔

جمال وحسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اِن اَنمول گھڑیوں میں تصور عاشقِ قرآن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی طرف لوٹ جاتا اور قرآن سے محبت کا ایک وسیع عالم جلوہ گر ہو جاتا، جس میں گزشتہ عاشقانِ قرآن فلم کی صورت نظروں کے سامنے گزرنے لگتے۔ناگہاں عالم بالا سے متعلق ایک دلکش واقعہ یادداشت کو چھونے لگتا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے کسی سوال پر فرمایا کہ جنت میں بھی میری آرزو ہوگی کہ میں قرآن کریم ہی پڑھتا رہوں۔

آپ کو قرآن کریم سے بے پایاں محبت تھی۔ خاکسار نے ایک روز آپ سے مشورہ کیا کہ خاکسار آپ کی کتاب **”قرآن کریم کے مشکل الفاظ کے معانی“** کا انگریزی ترجمہ کرنا چاہتا ہے۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ یہ باتیں سن کر اتنا خوش ہوئے کہ خوشی آپ کے دل سے پھوٹ کر آپ کے چہرہ سے چھلک رہی تھی۔ جس طرح بہار کی آمد سے پھول کھل جاتے ہیں اسی طرح آپ کا چہرہ خوشی سے کِھل اُٹھا اور دل کی اندرونی کیفیت کی غمازی کر رہا تھا۔اس سلسلہ میں آپ نے مشورہ جات کے علاوہ آپ نے اپنی دعاؤں سے بھی خاکسار کی مدد کی تھی۔آخر کار آپ کی زندگی میں ہی یہ کتاب چھپ گئی۔جس کا نام ہے۔

" Meanings of The Difficult Words of The Holly Quran "

کبھی کبھی آپ کے دفتر میں جانے کا موقع ملتا تو آپ کو قرآن کریم سے متعلقہ امور میں مصروف پاتا۔آپ کوئی نہ کوئی نوٹس لے رہے ہوتے۔کسی نہ کسی کتابچہ کی تیاری میں مصروف رہتے تھے۔

سادگی اور انکساری

آپ نہایت ہی بے نفس انسان تھے۔آپ کے ملبوسات اور چال ڈھال سے سادگی اور انکساری ہُویدا ہوتی تھی۔ آپ کی سادہ طبیعت تھی۔تکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔آپ سے ملنے کے لئے کسی کو کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہ ہوتی تھی۔ ماحول دوستانہ ہوتا۔آپ کی صحبت میں انسان تکلّف سے دُوری محسوس کرتا۔ بے تکلفی کا سماں بہت جلد پیدا ہو جاتا۔ظرافت کے نئے نئے پہلو نکلتے رہتے اور مجلس کشتِ زعفران بن جاتی۔آپ کی مجلس میں طویل قیام کے لئے دل راغب رہتا۔ تمنا ہوتی کہ یہ گھڑیاں طویل سے طویل تر ہوتی جائیں۔

کبھی کبھی آپ نماز سے فارغ ہو کر اکیلے اپنے خیالوں میں گھر کی طرف جا رہے ہوتے۔ درمیانی رفتار سے آہستگی سے زمین پر قدم رکھتے۔ سادہ کپڑوں میں ملبوس اپنی دنیا میں کھوئے ہوئے، سُوئے منزل جا رہے ہوتے تو اچانک قادیان کا ماحول اور درویشانِ قادیان کی یاد تازہ ہو جاتی جس کے متعلق ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہوا ہے۔

آپ کو صبح کی سیر کا بھی شوق تھا۔کبھی کبھی خاکسار آپ کے ساتھ سیر میں شامل ہوتا تھا۔ آپ کی رفتار اتنی ہوتی جتنی سہولت کے ساتھ تیز چل سکتے تھے۔دورانِ سیر معلوماتی گفتگو بھی ہوتی اور ہنسی کے پہلو بھی بیان ہوتے۔ گفتگو عموماً کم ہوتی اور سیر پر توجہ زیادہ ہوتی تاکہ سیر کے اصل مقصد کو زیادہ سے زیادہ حاصل کیا جاسکے۔

مہمان نوازی

کبھی عیدین اور کبھی عام دوسرے دنوں میں چھوٹے پیمانہ پر دعوت کا پروگرام بھی کرتے تھے۔ چونکہ اکیلے ہوتے تھے اس لئے خود اپنے ہاتھوں سے چیزیں لاکر پیش کرتے۔ مہمان نوازی میں نہایت درجہ مسرت ہوتی جو آپ کے اَنگ اَنگ سے آشکار ہوتی۔اس ماحول میں مہمان کی چشم تصور سو سال پہلے حضرت مسیح موعود کی حیاتِ اقدس کی طرف پلٹ جاتی۔مہمان نوازی کے مختلف واقعات پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے انسان مقام رشک تک جا پہنچتا ہے کہ الٰہی جماعت میں کیسی کیسی پاک روحیں ہیں جو پیروی کی منازل نہایت کامیابی سے طے کرتے ہوئے اپنے متبوع کے رنگ میں رنگین ہو جاتی ہیں۔جب یہ موجود ہوتی ہیں تو ان کی قدر وقیمت کا اندازہ نہیں ہوتا لیکن جب اس جہاں سے کوچ کر جاتی ہیں تو پھر ان کی کمی محسوس ہوتی اور اس بھری دنیا میں ایک خلا محسوس ہوتا ہے۔ان کی حیات کے ماہ وسال یاد آتے ہیں۔دل خشوع وخضوع سے دعا کی طرف مائل ہوتا ہے اور دعا پگھلتی ہوئی روح کے ساتھ بابِ استجاب تک پہنچ کر التجا کرتی ہے کہ اے خدائے غفور ورحیم! ان کو اپنے خاص فضل سے جنت کے اعلیٰ مقام عطا کرتے ہوئے اپنے سایۂ رحمت کے نیچے اپنا قرب عطا فرما۔ آسمان میں جمع شدہ ان کی دعاؤں کے خزانہ سے ان کی اولادوں اور مخلوقِ خدا پر ہمیشہ اپنے افضال و برکات نازل فرما۔ آمین

بقیہ صفحہ 4 آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ

چائے کی پیالی لایا۔جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر گر پڑی۔آپ رضی اللہ عنہ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا: وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ ۔(آلِ عمران: 135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: كَظَمْتُ ۔غلام نے پھر کہا: وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۔کظم میں انسان غصہ دبالیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے۔مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی۔اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا۔ پھر پڑھا: وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۔محبوبِ الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص115)

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ع۔عارف

سانحہ دارالذکر لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

میرے بیٹے ناصر محمود کے مختصر حالات زندگی

ناصر محمود اپنے خاندان میں پہلا پیدائشی احمدی تھا۔ اس کے والد صاحب 1968ء میں احمدی ہوئے اور دادا بھی۔ ان کے نانا مکرم نواب دین صاحب آف کوئٹہ اپنے خاندان میں دوسرے احمدی تھے جبکہ نانا کے بڑے بھائی غلام فرید پہلے احمدی تھے آپ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں رہتے تھے۔ غلام فرید صاحب جب احمدی ہوئے تو ان کے والدین نے گھر سے نکال دیا۔ ان کے ایک بیٹے ملک ابراہیم (ملک جنرل سٹور گولبازار ربوہ) بہت چھوٹے تھے۔ آپ کے والد غلام فرید اپنے بیٹے کو لے کر قادیان چلے گئے اور احمدیہ ہوسٹل میں ملازمت شروع کر دی۔ ابراہیم ملک وہیں پڑھے اور بڑے ہونے پر فوج میں ملازمت کرلی۔ ان کی اولاد 6 بچے اور نواب دین صاحب کی اولاد 8 بچے پورے خاندان میں احمدی ہیں۔

نواب دین صاحب قادیان پڑھنے کے لئے جاتے تھے جب آپ نے میٹرک کیا تو آپ نے استخارہ کیا اور خواب کی بناء پر احمدیت قبول کی۔ نواب دین بھی فوج میں ملازم تھے ان کی شادی نور دین صاحب فیض اللہ چک کی بڑی پوتی صفیہ بیگم بنت ولد حاجی فیض الحق آف کوئٹہ سے ہوئی اور آپ کی ملازمت بھی کوئٹہ ہوگئی اس طرح تقسیم ملک کے بعد آپ ہجرت کر کے کوئٹہ چلے گئے اور ان کے چار بھائی دو بہنیں پنجاب میں رہیں ان کی اولادوں میں سے ایک بھانجی مخلص احمدی ہیں جو خانپور میں مقیم ہیں اور اب ان کے بھانجے محمد عارف نسیم کی شادی فیض الحق خان کی نواسی سے ہوئی اور اس طرح اس خاندان میں احمدیت آئی۔

نواب دین صاحب کو تڑپ تھی کہ ان کے خاندان میں احمدیت چلے مگر فاصلے زیادہ ہونے سے وہ دعوت الی اللہ نہ کرسکتے۔ سردیوں کی چھٹیوں میں دو ماہ کے لئے ضرور پنجاب آتے اور اپنے بہن بھائیوں سے ملاقات کرتے حسن سلوک کرتے۔ انہوں نے اپنے بھانجے محمد عارف سے اپنی بیٹی کا رشتہ استخارہ کرنے کے بعد کیا۔

تربیت اور دعائیں

ناصر کی پیدائش سے قبل میں ہمیشہ یہ دعا کرتی کہ اگر ابا نے یہ رشتہ احمدیت کی خاطر کیا ہے تو اے خدا مجھے مخلص اور پکے احمدی بچے عطا کرنا۔ الحمدللہ کہ خدا نے یہ دعا قبول کی۔ ناصر سے چھوٹا بھائی عامر شہود جب پیدا ہوا تو خدا کا بہت شکر ادا کیا کہ اس خاندان میں اکلوتا پن ختم ہوا اور عارف کو خدا نے دو بیٹے عطا کئے۔

میں ناصر محمود کو ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی دعائیہ نظم کی لوری دیتی اور ان کے احمدی ہونے کی دعائیں کرتی۔ بچپن سے ہی دعائیں سکھانی شروع کیں اور نماز بھی یاد کرائی سکول داخل ہونے سے قبل ساڑھے 5 سال کی عمر میں قرآن ختم کرلیا تھا۔ سکول داخلہ کے لئے جب انٹرویو دیا تو پرنسپل بہت متاثر ہوئی اور اس کی قابلیت کی بناء پر چھوٹے بھائی عامر کو جس کی عمر 4 سال تھی داخل کرلیا اور پھر اس کی بہنوں کو بھی فوراً داخلہ مل گیا۔

گلبرگ میں قیام

بچوں کے داخلہ کے بعد ہم اپنے گاؤں جیابگا نزد رائیونڈ سے لاہور شفٹ ہو گئے اور وہاں جماعت کے ساتھ مضبوط رابطہ رکھا۔ دونوں بھائی اکٹھے اطفال کے اجلاس اور اجتماعات میں شریک ہوتے۔ کرنل اقبال صاحب کا گھر اس وقت نماز سنٹر تھا دونوں کو باقاعدہ نماز مغرب میں وہاں چھوڑنے جاتی اور یہ باقاعدگی سے نماز کے عادی ہوگئے۔ خدام سے مضبوط رابطہ رکھا اور عہدیداروں سے اطاعت ومحبت کا سلوک تھا۔ بچوں کی تربیت میں مربی سلسلہ کا بھی بہت ہاتھ ہے۔ وہ انہیں اپنے ساتھ ہر اجلاس اور ربوہ اجتماعات میں تعلیمی کلاسز علمی ریلی وغیرہ میں لے کر جاتے رہے کلاس پنجم میں پہلی دفعہ دونوں بھائی ربوہ اجتماع میں شریک ہوئے اور مقابلہ جات میں انعام لے کر آئے۔

1987ء میں ہمارا گھر نماز سنٹر بنا اور 1997ء تک ہر فنکشن اجلاس اور حلقہ کے اجتماع ہمارے ہاں ہوتے رہے ناصر ہر نماز اور اجلاس کے لئے حلقہ میں اطلاعات دیتا اور تیاری کرواتا۔ ناصر نے جماعتی خدمات میں تقریباً ہر شعبہ میں کام کیا۔ ناظم اطفال بھی رہا اور اطفال کو اپنے ہاتھ سے کئی چیزیں بنانی سکھائیں۔ ناصر کی تعلیم تو میٹرک تھی مگر فنی صلاحیتیں بہت تھیں۔

ناصر محمود بچپن سے ہی فنی صلاحیتوں سے کئی چھوٹی چیزیں بناتا رہا۔ اس کو بہت چیزوں کا شوق تھا۔ ٹکٹیں جمع کرنا بھی مشغلہ رہا۔ اس نے گھر میں پنجرہ بنا کر بہت سے طوطے پال رکھے تھے۔ ایکیوریم میں مچھلیاں اور کچھوا بھی پالا ہوا تھا۔ ہر ماہ پنجرہ کی صفائی خود کرتا۔

ناصر کو دوسروں کی خدمت کرنے کا بہت شوق تھا۔ ہر ضرورتمند کی ضرورت پوری کرنا اس کا شیوہ تھا۔ گاؤں میں کام کرنے والے اور اپنے مزارعوں سے نہایت شفقت کا بلکہ برادرانہ سلوک کرتا ان کی عزت کرتا کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا۔ حلقہ فیصل ٹاؤن میں شفٹ ہونے پر ہمارا گھر نماز سنٹر رہا نماز فجر کے لئے ناصر نے صبح اٹھ کر گیٹ پر ڈیوٹی دینی سردی ہو یا گرمی جب نماز شروع ہوتی تو شامل ہو جاتا۔ اجلاس عاملہ اور سیرت کے اجلاسوں کے لئے بھی ہمارا گھر حاضر تھا۔ ناصر محمود کو مہمان نوازی اور ضیافت کا بہت تجربہ تھا۔ گلبرگ میں رمضان کی افطاریاں اور جشن تشکر کے نفلی روزہ کی سحری ہمارے ہاں ہوئی یہ سلسلہ فیصل ٹاؤن میں بھی جاری رہا۔ ناصر محمود نے یہاں بھی کئی شعبوں میں کام کیا اور آخری دم تک جماعت سے وابستہ رہا۔

خدمت خلق

ناصر خدمت خلق میں ہمیشہ آگے رہا۔ جہاں جب کسی کو خون کی ضرورت ہوتی فوراً خون دینے چلا جاتا۔ بیمار کی عیادت بلکہ بیمار کے پاس رہتا اس کی خدمت کرنا فرض سمجھتا۔ ہمارا ایک ملازم تھا اس کے ہرنیا کے آپریشن کے وقت خود ہسپتال میں اس کے پاس رہا ضرورت پڑنے پر خون بھی دیا اور اپنے گھر اس کو کئی ہفتے رکھا کہ مکمل آرام کرے۔

اپنے دادا کی بہت خدمت کی ان کی ٹانگوں پر مالش کرتا، دباتا اور ان کی ہر بات کا خیال رکھتا۔ اسی طرح گاؤں سے جو مریض بھی ہسپتال آتا یا بیمار ہوتا ناصر اپنی گاڑی میں لے کر آتا۔ ان کے ٹیسٹ وغیرہ کرواتا ہسپتال میں داخل کراتا یا کسی ڈاکٹر کو دکھاتا۔ دوائیاں لاتا اور ان کی ہر طرح خدمت کرتا۔ یہ خدمات اپنے سسرال میں بھی بہت کرتا جہاں بھی ضرورت ہوتی فوراً پہنچ جاتا۔ شہادت سے ایک ہفتہ قبل بھی حلقہ فیصل ٹاؤن کے ایک ممبر کو گولی لگنے کا پتہ چلنے پر فوراً ہسپتال پہنچا۔ خون دیا۔ اس کی گولی نکلوائی۔ مرہم پٹی کرائی اور رات 3 بجے انہیں گھر پہنچا کر اپنے گھر آیا۔

گھر میں کام کرنے والی کی بچی بہت بیمار رہتی تھی۔ اس کو ساتھ لے کر اپنی بیوی کے ہمراہ چلڈرن ہسپتال میں داخل کروایا اور اس کی مدد کی۔

ناصر کا آفس اردو بازار کے قریب ہونے اور ان کا کمپوزنگ پرنٹنگ کا کام تھا۔ ناصر بہت سٹیشنری تقسیم کرتا۔ ہر سال مالی، کام والی، ڈرائیور، کزنز کے بچوں، بھانجے، بھانجیوں اور بیگم کے بھائیوں کزنز کے لئے بھی سٹیشنری لے کر آتا اور پہنچاتا۔ میرے لجنہ کے بہت سے کام بینرز بنوانے۔ بائنڈنگ کرانی۔ رجسٹر اور فائلز کے علاوہ سٹیشنری بھی لا کر دیتا تھا۔

ہر ملنے والے اور واقف کار کو بلا دھڑک دعوت الی اللہ کرتا۔ احمدیت کے معاملہ میں نڈر اور بیباک تھا۔ اگر کسی وقت حالات کی وجہ سے یا زیادہ دیر کی وجہ سے روکنا چاہا یا پوچھنا چاہا تو جوش سے کہتا ہم عہد تو بڑے جذبہ سے کرتے ہیں۔ جان مال وقت کی قربانی کا اور اگر وقت کی قربانی ہی دینی ہے تو ہم گھبرا جاتے ہیں اور جماعتی کام کرنے کے لئے جاتے وقت ضرور کہتا۔ بار بار فون نہ کرنا۔ یعنی مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔ خود ہی فون کردوں گا کہ میں کہاں ہوں۔ حلقہ کی پکنک ہو۔ وقار عمل ہو، اجلاس یا اطفال کا اجلاس، وقف نو کا اجلاس، ہر لمحہ پک ڈراپ کرنے کے لئے اور ضیافت کے لئے وقف تھا۔

وصیت

ناصر نے میٹرک کے بعد وصیت کردی اور خاندان کا پہلا موصی ہوا۔ آنکھوں کے عطیہ کی بھی وصیت کی ہوئی تھی۔

وقت شہادت ناصر نائب قائد اول اور عمومی کے شعبہ میں سرگرم عمل تھا۔ خواب میں حضور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کمر پر تھپکی دی اور فرمایا کہ فکر نہ کرو سب اچھا ہوگا۔

ناصر نے اپنے بڑے بیٹے عاقب کو تحریک وقف نو میں شامل کیا تھا اور خدا نے اسے تین پیارے بیٹوں سے نوازا۔ بچوں کے ساتھ بہت پیار کرتا اپنے ہی نہیں۔ غیر اور واقف کار، رشتہ دار اور اطفال سے بے حد پیار اور محبت کا سلوک کرتا۔ جمعہ 8 مئی اس کی پیدائش ہوئی اور 28 مئی جمعہ کئی جانوں کو بچا کر خود جام شہادت پی لیا۔ دارالذکر میں سیڑھیوں کے نیچے کئی سو احمدی تھے کہ فائرنگ اور گرنیڈ برس رہے تھے۔ ناصر نے گرنیڈ اٹھا کر واپس پھینکا۔ اس کے پیچھے لوگ بھاگ کر مربی ہاؤس جا چھپے اور گرنیڈ پھٹ گیا اس کے پریشر سے ناصر دوسروں کو بچاتے ہوئے خود راہ مولیٰ میں قربان ہوگیا۔ بہت سے چشم دید گواہ بتاتے ہیں کہ اس نے کئی جانوں کو بچایا۔

خدا تعالیٰ ناصر کی قربانی کو قبول کرے اس کے بچوں اور بیگم کا حافظ و ناصر ہو انہیں نیک اور لائق بنائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء الہادی صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ باسلہ ظفر صاحبہ بنت مکرم ظفر محمود صاحب غازی روڈ لاہور کے ساتھ مورخہ 20 نومبر 2010ء کو خاکسار نے لاہور میں کیا۔ مکرم عطاء الہادی صاحب مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کے پوتے اور مکرمہ باسلہ ظفر صاحبہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کی نواسی اور مکرم جاوید برکت بھٹی صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کے بھانجے مکرم سہیل ظفر صاحب ابن مکرم ظفر محمود صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ خوش بخت صاحبہ بنت مکرم عبدالرؤف بٹ صاحب کے ساتھ مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 21 نومبر 2010ء کو لاہور میں کیا۔ مکرم سہیل ظفر صاحب مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کے نواسے اور مکرم جاوید برکت بھٹی صاحب کے پوتے ہیں۔ اسی طرح مکرمہ خوش بخت صاحبہ مکرم عبدالسبحان بٹ صاحب کی پوتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ عارفہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا افتخار توقیر امجد صاحب آف چک نمبر 89 ج۔ب رتن حال ناصر آباد شرقی ربوہ کو ایک بیٹے اور دو بیٹیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے مورخہ 21 نومبر 2010ء کو نوازا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبیل احمد درمان عطا فرمایا ہے اور شفقت فرماتے ہوئے وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب اہرانوی آف چک نمبر 89 ج۔ب رتن حال ناصر آباد شرقی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا کرے۔ نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

۞ محترمہ زاہدہ امین صاحبہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم ہارون امین صاحب اور بہو مکرمہ ثوبیہ امین صاحبہ امریکہ کو 8 نومبر 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام صائم امین تجویز ہوا ہے نومولود مکرم چوہدری محمد امین صاحب ریٹائرڈ زونل ہیڈ سٹیٹ لائف حال دارالبرکات ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد اکرم صاحب کشمیری امریکہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کے والد اور والدہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کشمیری مرحوم کے نواسے اور پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ نیک اور خادم دین بنائے

درخواست دعا

۞ مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ گلے اور منہ کی انفیکشن کی وجہ سے 28 نومبر 2010ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ کھانے پینے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ پیشاب میں بھی انفیکشن ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم مرزا صفدر محمود صاحب منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا طارق پرویز صاحب ولد مکرم مرزا غلام رسول صاحب مرحوم آف کراچی چند دن سے بعارضہ جگر اور شوگر بیمار ہیں۔ کراچی لیاقت ہسپتال میں داخل تھے۔ اب گھر آگئے ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم رانا محمد شریف صاحب سیکیورٹی گارڈ نظارت تعلیم تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم نصیر احمد صاحب آف جرمنی کو دل کا دوسری بار حملہ ہوا ہے جرمنی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ جسم میں درد اور تکلیف کا احساس رہتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

۞ مکرم کرنل محمد یحییٰ صاحب لاہور چھاؤنی لکھتے ہیں۔ کہ مکرم محمد اشرف گوندل صاحب کے گلے کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

۞ مکرم محمد اشرف باجوہ صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ منصورہ منزہ صاحبہ کی شادی مکرم ندیم احمد وسیم صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا سے 23 اکتوبر 2010ء کو ہوئی ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ مبارکہ مبشرہ صاحبہ بنت مکرم رانا نثار احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار (ر) حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم آف گوٹھ رحمٰن آباد ضلع ٹنڈو محمد خان کے نکاح کا اعلان مورخہ 25 نومبر 2010ء کو بعد نماز عصر محترم چوہدری مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ و ناظر دعوت الی اللہ نے ہمراہ مکرم نوید السلام صاحب ابن مکرم رانا محمد اعظم صاحب باب الابواب شرقی ربوہ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ہمراہ بعوض 70 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 3 نومبر 2010ء کو باب الابواب غربی کے سبزہ زار میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب پیر کوٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نظارت دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ دلہا اور دلہن محترم صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم سابق صدر گوٹھ رحمٰن آباد کے نواسہ اور پوتی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ دارالصناعۃ

۞ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ۔ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ کا ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ، فون نمبر 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2011ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آچکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کریں۔

(نگران دارالصناعۃ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد ججہ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے گوجرانوالہ اور حافظ آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6211883
0321-7709883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

وزیر اعلیٰ بلوچستان کے قافلے پر خودکش حملہ

وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب اسلم رئیسانی کے قافلے پر خودکش حملے کے نتیجے میں دہشت گرد ہلاک جبکہ سیکیورٹی اہلکاروں سمیت 11 افراد زخمی ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ دن سوا گیارہ بجے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے جا رہے تھے، جیسے ہی وزیر اعلیٰ کی گاڑی سریاب پھاٹک کے قریب سے گزری تو حملہ آور نے خود کو دھماکے سے اڑا دیا۔ وزیر اعلیٰ اسلم رئیسانی بلٹ پروف گاڑی میں سوار ہونے کے باعث محفوظ رہے۔ زخمیوں کو سول ہسپتال کوئٹہ منتقل کر دیا گیا، 2 کی حالت تشویشناک ہے۔

رینٹل پاور کمپنی سے 2 ارب روپے واپس لینے کا حکم

سپریم کورٹ نے ایڈوانس رقم وصول کرنے کے باوجود رینٹل پاور پلانٹس نہ لگانے والی کمپنی کو پیشگی وصول کئے گئے دو ارب روپے کی رقم ایک دن میں ہرجانے سمیت واپس کرنے کی ہدایت کی ہے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے دوران سماعت وکی لیکس کے انکشافات پر ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ وکی لیکس کی باتیں سن کر دکھ ہوتا ہے، ہم کیوں ان لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ آپ کا ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے، روز بروز اپنے اداروں کو مضبوط ہونے دیں۔ اس ملک کے مفادات کی بات کریں۔

وکی لیکس کا بانی جولین اسانج گرفتار

امریکی سفارتی دستاویزات کو افشا کر کے دنیا میں ہلچل مچا دینے والی ویب سائٹ وکی لیکس کے بانی جولین اسانج کو لندن میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق 39 سالہ جولین آسٹریلیا کے شہری ہیں اور انہیں لندن میں میٹروپولیٹن پولیس نے گرفتار کیا۔ ان پر سویڈن میں دو خواتین پر جنسی حملے کا الزام ہے۔

سوئی ناردرن میں گیس کی چوری، اوگرا کا قیمتیں بڑھانے سے انکار

سوئی ناردرن گیس کمپنی لمیٹڈ میں سوا سات ارب روپے سالانہ کی گیس چوری کا انکشاف ہوا ہے۔ کمپنی کی جانب سے اوگرا میں پیش کی گئی ایک پریزنٹیشن میں بتایا گیا ہے کہ گیس چوری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور انتظامیہ گیس چوری روکنے میں ناکام رہی ہے کمپنی نے لائن لاسز کی مد میں گیس کی قیمتوں میں اضافہ مانگا ہے جسے اوگرا نے منظور کرنے سے انکار کرتے ہوئے اضافہ کی درخواست مسترد کر دی ہے۔

شکریہ احباب

مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ دفتر ماہنامہ مصباح لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر کرتی ہیں۔

ہمارے والد محترم چوہدری محمد صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ مورخہ 6 نومبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 12 نومبر 2010ء میں ان کا ذکر خیر اور دینی خدمات کا تذکرہ فرماتے ہوئے دعائے مغفرت کی اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور بزرگان سلسلہ دوران بیماری ان کی عیادت کیلئے گھر اور ہسپتال تشریف لاتے رہے۔ نیز آپ کی وفات پر آپ کی نماز جنازہ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ ان کی وفات پر اظہار تعزیت کرنے والے اور ہمارے غم میں شریک ہونے والے تمام اعزہ و اقارب، دوست و احباب، خواتین لجنہ نے تشریف لا کر اس کٹھن وقت میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ ہمارے دکھ میں شریک ہوئے اپنی قیمتی دعاؤں سے نوازا۔ اس طرح بذریعہ فیکس، فون کالز، میسجز اور تعزیتی خطوط سے ہمیں حوصلہ دیا ہم سب بھائی بہن اور سوگواران ان سب کے دلی مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور مکرم ابا جان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کی آل اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلائے اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

تصحیح

مکرمہ بشریٰ نصیر صاحبہ ڈیفنس لاہور تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 12 نومبر 2010ء کو روزنامہ الفضل کے صفحہ 7 پر لاہور کے بعض جاں نثاروں کا ذکر خیر کے موضوع پر مکرم پرویز پروازی صاحب کے شائع شدہ مضمون کے دوسرے کالم کے آخری پیراگراف میں میرے خسر مکرم شیخ تاج الدین صاحب کے بارے میں درج ہے کہ غالباً وہ پوسٹ ماسٹر تھے یہ بات درست نہیں ہے۔ آپ ریلوے میں سٹیشن ماسٹر تھے۔ احباب درستی فرما لیں۔

کرسی و چارپائی سکھانے کی کلاس

محترم حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ خلافت لائبریری اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس نابینا ربوہ کے تحت مورخہ 5 دسمبر 2010ء تا 5 فروری 2011ء کرسی اور چارپائی سکھانے کی کلاس جاری ہے۔ جو نابینا افراد اس کلاس سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ خاکسار سے رابطہ کریں۔

درخواست دعا

مکرم مبشر ضیاء صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب اسلام آباد بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں نیز ان کی بیٹی محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 9۔ دسمبر	
طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	5:06

پلاٹس برائے فروخت
دو ملحقہ پلاٹ 28/20 و 29/20 واقع دار النصر شرقی برقبہ ایک کنال 192 مربع فٹ اور ایک کنال 210 مربع فٹ علی الترتیب فروخت کیلئے موجود ہیں
خواہشمند حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔
0306-7675662

با اختیار ڈیلر ڈاؤلینس۔ پیل۔ ہائر۔ LG۔ نوبل TV۔ سپر ایشیا۔ کیئر جنرل۔ انڈس
فریج۔ TV۔ مائیکرو ویو اوون۔ کوکنگ رینج۔
فل آٹومیٹک واشنگ مشین۔ ڈرائیر۔ کچن ہب۔
لاہور، فیصل آباد ریٹ پر حاصل کریں۔
نیو ربوہ الیکٹرونکس ریلوے روڈ ربوہ
047-6215934,6211661

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

آزمائشی دمہ کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
www.drmazhar.com
0334-6372686 احمد نگر ربوہ

نیو فضل عمر پراپرٹی سنٹر
شبیر احمد وڑائچ ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 0331-7790301,0333-9791043

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سلطان آٹو سٹور
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
429 پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

FD-10

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com